فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دَارُالافتاء دَارُالعُلوم جَامِعَہ نعیمیہ

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا۔کراچی

حوالہ نمبر: F.21/M.009 تاریخ: 05/08/2021

مخلوط نظامِ تعلیم کا شرعی حکم

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم!

سوال: ایک جوان مسلمان لڑکی کسی ایسی یونیورسٹی یا تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کر رہی ہے، جہاں مخلوط تعلیم ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے: اگر لڑکی برقعہ پہن کر جاتی ہو، ساتھ پڑھنے والے لڑکے بھی لڑکیوں کے ساتھ ہوں اور پڑھانے والا مرد ہی کیوں نہ ہو، تو یہ مخلوط تعلیم جائز ہے، اب بعض دیندار لوگ بھی اس مخلوط تعلیم کو جائز قرار دے رہے ہیں، مزید یہ کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بہت سے مضامین میں لڑکوں کی تعداد کم ہوتی ہے اور لڑکیاں زیادہ ہوتی ہیں، اس لیے بھی جائز ہے، پس اس وجہ سے اُمّت مسلمہ میں بیٹیوں کے ذہنوں میں اس طرح تعلیم کو جائز بتا کر ان کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ برائے مہربانی اس مسئلہ کا وضاحت کے ساتھ جواب مرحمت فرما کر امت مصطفیٰ ﷺ کی بیٹیوں کی درست راستے کی طرف اصلاح فرمائیں، (عبد الرحمان، کراچی)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّاب

آپ نے سوال میں مخلوط نظامِ تعلیم کو جائز قرار دینے والے طبقے کی طرف سے پیش کیے جانے والے جتنے اعذار بیان کیے، یہ صرف دل کو تسلی دینے اور کہنے کی حد تک ہی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ اَخلاقی تباہی کے اسباب میں سے ایک سبب مخلوط نظامِ تعلیم (Co-Education system) بھی ہے۔ مخلوط نظامِ تعلیم کی مخالفت کرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ عورتوں کے تعلیم حاصل کرنے پر پابندی لگادی جائے۔

حدیثِ پاک میں ہے: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالعَبْدُ المَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ

ترجمہ: ''تین قسم کے اشخاص کے لیے دو اجر ہیں: (۱) اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی علیہ السلام پر ایمان لایا، پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا (۲) غلام جبکہ وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے (۳) وہ شخص جس کے پاس باندی ہو، اُس کو ادب سکھائے اور اچھے طریقے سے تعلیم دے، پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، (صحیح بخاری: 97)''۔

شریعتِ مُطہرہ ایک پاکیزہ معاشرے کی تشکیل کے لیے معاشرے کے ہر فرد کو پابند کرتی ہے کہ بدنگاہی اور بے حیائی سے دور رہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ o وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ

جاری ہے: ------------

ترجمہ: ''آپ مسلمان مردوں سے کہیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ ہے، بے شک اللہ ان کاموں کی خبر رکھنے والا ہے جن کو تم کرتے ہو، اور آپ مسلمان عورتوں سے کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زیبائش کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود ظاہر ہو اور اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں (النور: 31-30)''۔

کسی مرد کے لیے شرعاً جائز نہیں کہ بلاضرورتِ شدیدہ کسی اجنبی عورت کی طرف دیکھے، حدیث پاک میں ہے:

(1) عَنْ جَرِيرِبْنِ عَبدِاللّٰہِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِی أنْ أَصْرِفَ بَصَرِی.

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (اجنبی عورت پر) اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا، آپ نے مجھے حکم دیا: میں اپنی نظر فوراً پھیر لوں، (سُنن ترمذی: 2776)''۔

(2) عَنْ أَبِی بَرِیدَةَ، عَنْ أَبِیہِ رَفَعَہُ قَالَ: یَاعَلِیُّ لَاتُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَانَّ لَکَ الْأُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الآخِرَةُ.

ترجمہ: ''حضرت بریدہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! (اجنبی عورت پر) ایک بار نظر پڑنے کے بعد دوسری بار دیکھنا جائز نہیں ہے، پہلی نظر (غیر ارادی) ہونے کی بنا پر جائز ہے اور دوسری نظر (ارادی ہونے کی بنا پر) ناجائز ہے، (سُنن ترمذی: 2777)''۔

مخلوط نظامِ تعلیم میں اس قدر احتیاط اگرچہ ناممکن نہیں لیکن مشکل ضرور ہے۔ لہٰذا ایسے تعلیمی ادارے جہاں اجنبی مرد و عورت کا اختلاط ہو، قائم کرنا جائز نہیں۔ شرعی پابندی کے علاوہ معاشرت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ تعلیمی ادارے جدا جدا ہوں۔

مسجد نبوی میں خواتین باجماعت نماز کے لیے حاضر ہوتیں، رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے پیچھے اُن کی صفوں کا اہتمام فرمایا تاکہ اُن پر غیر محرم مردوں کی نظر نہ پڑے۔ مسجد سے واپسی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے طریقہ مقرر فرمایا:

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِی أُسَیْدٍ الْأَنْصَارِیِّ، عَنْ أَبِیہِ، أَنَّہُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ، یَقُولُ: وَھُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِیقِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِلنِّسَاءِ: اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّہُ لَیْسَ لَکُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِیقِ فَکَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی إِنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِھَا بِہٖ

ترجمہ: ''حمزہ بن اُسید انصاری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اور وہ مسجد سے باہر تھے، پس (مسجد سے نکلتے ہوئے) مردوں اور عورتوں کا راستے میں اختلاط ہوا، رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: تم پیچھے رہ کر چلو، اس لیے کہ خواتین کا راستے کے درمیان میں چلنا جائز نہیں ہے، پس تم (مردوں کے ساتھ مخلوط ہونے کے بجائے) راستے کے کنارے پر چلو، پھر خواتین (گلیوں میں) دیوار کے کنارے چلنے لگیں یہاں تک کہ اُن کے کپڑے دیوار سے رگڑ کھا رہے تھے، (سُنن ابوداؤد: 5272)''۔ بعد ازاں خواتین کے لیے ایک علیحدہ دروازہ بنایا، جسے ''باب النسآء'' کہتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، نَھٰی أَنْ یَمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْأَتَیْنِ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (اجنبی) مرد کو دو (اجنبی) عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا، (سُنن ابوداؤد: 5273)''۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعتِ مُطہرہ نے اجنبی مرد و عورت کے درمیان جو فصیل قائم فرمائی ہے، اُسی میں دونوں کی عافیت ہے۔ پس آپ کے مسئلے کے حل کی بہتر صورت یہ ہے:

(1) اگر خواتین کے الگ اسکول، کالج، یونیورسٹیاں اور پیشہ ورانہ تعلیم کے ادارے ہوں، تو لوگ اپنی بیٹیوں کو ان میں داخل کریں۔

(2) اگر کسی خاص شعبے میں طالبات کے لیے الگ ادارے نہ ہوں تو کلاس میں لڑکوں اور لڑکیوں کی نشستیں الگ قطاروں میں اور بیچ میں

جاری ہے: ----------

پارٹیشن بنادی جائے۔لیکن کیفے ٹیریا، لائبریری اور لیبارٹری میں طالبات کا حصہ الگ ہو یا بیچ میں فصل ہو، جیسے بعض پبلک ٹرانسپورٹ میں خواتین کا حصہ الگ ہوتا ہے، بعض ہوٹلوں میں فیملی والوں کے لیے طعام گاہیں الگ ہوتی ہیں، بعض دعوتوں اور تقریبات میں بھی خواتین کا حصہ الگ ہوتا ہے۔

(3) جن شعبوں کے لیے اہل خواتین اساتذہ دستیاب ہیں، طالبات کے اداروں میں اُنہیں مُعلم مقرر کیا جائے۔

(4) اگر کسی خاص شعبے کے لیے خاتون متخصص مُعلمہ یا پروفیسر دستیاب نہ ہوتو بامرِ مجبوری مرد استاذ پڑھالے، مگر استاذ و طالبات کے درمیان فصل کے لیے بھی پارٹیشن لگائی جاسکتی ہے۔

(5) بہتر ہے طالبات اُن شعبوں میں جائیں، جن میں خواتین متخصصات دستیاب نہیں ہیں تاکہ اس شعبے کی کمی کو پورا کیا جاسکے، جیسے شعبۂ تعلیم اور طب وغیرہ۔

بے حجاب و بلافصل مخلوط تعلیم کے اثرات مرتب ہونا لازمی ہیں، آپ یونیورسٹی اور پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں جائیں، تو لڑکے لڑکیاں لان میں، لائبریری میں، کیفے ٹیریا میں اور پارکوں میں بلاتکلف گپ شپ کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

05، اگست 2021ء

کتبہٗ

مفتی عبدالرزاق نقشبندی

دارالافتاء دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، کراچی

الجواب صحیح

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، کراچی